مُطالعۂ عیسائیّت

ردِّ عیسائیت پر لکھی گئی اُردُو زبان میں پہلی کتاب

# کتابِ الاستفسار

تألیف

مناظرِ اسلام حضرت مولانا سیّد آلِ حسن مُہانی (م ۱۲۸۷ھ)

مع مُقدّمہ

مناظرِ اسلام ڈاکٹر خالد محمُود

ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی، مانچسٹر

دارُالمعارِف

الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

نام کتاب ———— کتاب الاستفسار

مصنف ———— حضرت مولانا آل حسن مہانی

مقدمہ ———— علامہ خالد محمود صاحب

کتابت ———— حنیف الحق صدیقی

صفحات ———— ۵۹۶

ناشر ———— دارالمعارف لاہور

تعداد ———— گیارہ سو

قیمت اعلیٰ مجلد ———— ۱۵۰ روپے

ممالک یورپ ۱۰ پونڈ

**ملنے کے پتے**

دفتر دارالمعارف ۱/۲ دیو سماج روڈ سنت نگر لاہور

جامعہ ملیہ اسلامیہ لاہور توحید پارک نزد امامیہ کالونی لاہور

Address in England:
19 Charlton Terrace Off Upper Brook Street
Manchester- U.K.

پتہ انگلینڈ میں ، اسلامک اکیڈمی آف مانچسٹر

# تضاداتِ انجیل

اب انجیلوں کے کئی فقرے لکھتا ہوں:۔

انجیل اول باب ششم ورس ہفتم عربی نسخہ ۱۸۱۶ء فاذا صلیتم لا تلغوا کالعوام۔ یعنی نماز میں لغویات عوام کی طرح نہ بولا کرو یا لغو حرکت نہ کیا کرو۔ نسخہ ۱۸۱۱ء "واذا صلیتم لا تکثروا الکلام کالوثنیین۔ یعنی نماز میں بہت باتیں نہ کیا کرو مانند بُت پرستوں کے" دیکھو کہاں عوام کہاں بُت پرست۔ اسی طرح اگر نبی کے لفظ کی جگہ آدمی کا لفظ یا آدمی کی جگہ غلام کا لفظ کاتبوں نے لکھا ہو تو کچھ بعید نہیں ہے اور ایسا اختلاف خاص و عام کا ان نسخوں میں بھی بہت جگہ ہے اور پہلے نسخے سے لغو حرکت کی بھی ممانعت نماز میں بوجھی جاتی ہے اور دوسرے نسخے سے نہیں بوجھی جاتی۔

ورس یازدہم نسخہ ۱۸۱۶ء "ھب لنا کفافنا من الخبز۔ یعنی گزران کے موافق ہمیں روٹی دے" نسخہ ۱۸۱۱ء "خبزنا الذی للغد اتنا الیوم" دیکھو کتنا فرق ہے۔ پہلی بات زہد پر دلالت کرتی ہے اور دوسری بات کمال حرص پر۔ اگر ایسی ہی اور کسی کی مدح کی جگہ مذمت اور مذمت کی جگہ مدح لکھیں تو کچھ بعید نہیں ہے۔

باب نوزدہم ورس ہفدہم نسخہ ۱۸۱۴ء "تو مجھے کیوں اچھا کہتا ہے اچھا تو کوئی نہیں مگر ایک جو خدا ہے اور اگر تو چاہتا ہے کہ زمین میں داخل ہو تو احکام نگاہ رکھ" سب نسخے اسی کے موافق ہیں مگر نسخہ ۱۸۳۹ء اس میں یوں ہے۔ ورس ہفدہم "اس نے اس سے کہا کہ تو مجھ سے کیوں نیکی کا سوال کرتا ہے۔ نیکی تو یہی ہے کہ اگر تو اس زندگی میں داخل ہوا چاہے تو حکموں پہ عمل کر" دیکھو کیسی تحریف کی اور تثلیث کے بطلان کو کیسا مٹایا۔ مگر اور نسخوں اور نسخہ ۱۸۳۹ء کے باقی انجیلوں میں ہنوز تبدیلی نہیں واقع ہوئی۔ چند روز میں ان انجیلوں میں بھی اسی طرح وہ مضمون بدل ڈالا جائے گا اور اگلے نسخے جاتے رہیں گے۔ پس عیسائی لوگ کہیں گے کہ مؤلفین اناجیل نے یوں لکھا ہے۔

انجیل چہارم باب ہفتم ورس چہلم و چہل یکم۔ نسخہ ۱۸۱۶ء "بدرستیکہ ایں ہماں پیغمبر است و بعضے گفتند کہ ایں مسیح است"، نسخہ ۱۸۱۴ء "بہتوں نے کہا کہ حق ہے یہ وہ نبی ہے اوروں نے

کہا کہ یہ مسیح ہے "نسخہ ۱۸۳۶ء موافق اس کے نسخہ ۱۸۱۲ء "ھذا الرجل نبی وقال الآخرون ھذا ھو المسیح" یہاں کئی باتیں سمجھنے کے قابل ہیں۔ ایک لفظ کے تفاوت سے زمین اور آسمان کا فرق ہو گیا یعنی "یہاں نبی" وہ نبی کہ اس کا ترجمہ عربی میں ھذا ھو النبی ہوتا کہ یہ صاف دلالت کرتا ہے اس زمانے کے لوگوں کے نزدیک سوائے یحییٰ اور مسیح علیہما السلام کے اور بھی کوئی پیغمبر موعود اور واجب الانتظار تھا۔ یہ مضمون عربی نسخے سے بالکل جاتا رہا ہے۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ جو محل اخفا کا نہ ہو تو وہاں بے خاص پتے کے مبہم یوں نہیں آپس میں کہتے ہیں کہ یہ وہ بات ہے یا یہ وہ شخص ہے۔ یقین ہے کہ یہاں کوئی علامت خاص یا نام اس نبی موعود کا ہو گا۔ ۲۔ اس زمانے کے جو یہودی ایسے تھے کہ حضرت عیسیٰ کی پیغمبری کی تصدیق انہیں ہو چکی تھی۔ انہوں نے بھی بخصوصیات شخصیہ آنحضرت کو نہ پہچانا بلکہ شبہ کیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ خدا کی عادت یوں جاری نہیں ہے کہ تکلیفات شرعی میں کہ محل امتحان کا ہے شخص موعود کے خصوصیات شخصیہ ایسے کہہ دیا کرے کہ جس میں اس کلام کے ماننے والے کو ذرا بھی شبہے کی جگہ باقی نہ رہے۔ انتہی

انجیل کی اور تغیر و تبدیلی اور کمی بیشی تھوڑی سی آگے چل کر بیان کریں گے۔ بطور مشتے نمونہ یہ بہت ہے۔ مگر ایک تماشا یہیں اور دیکھئے۔ پہلی انجیل کے پانچویں باب کے سترہویں سے انیسویں ورس کے آخر تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقولہ منقول ہے۔ اس کے ترجمے عجیب ڈھب کے ہیں۔ ایک طرح کے لفظوں سے ایک مطلب نکلتا ہے اور دوسری طرح کے لفظوں سے دوسرا مطلب ظاہر ہوتا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ میرے پاس اتنے نسخے ہیں۔ ۱۔ نسخہ ۱۶۷۱ء کلیسائے روم کا۔ ۲۔ نسخہ ۱۸۱۱ء انگلینڈ کا۔ ۳۔ نسخہ ۱۸۱۶ء کا جو انگریزوں نے ہندوستان میں کیا۔ ۴۔ فارسی نسخہ ۱۸۱۶ء مارٹین صاحب کا جو ۱۸۲۸ء میں پھر چھاپا گیا۔ ۵۔ اردو نسخہ ۱۸۱۴ء کا جو کہ انگریزوں نے ہندوستان میں کیا۔ ۶۔ اردو نسخہ ۱۸۳۹ء جو حال میں امریکائی پادری صاحبوں سے مجھے ملا۔ انہیں ترجموں کی لفظیں اگر ایک دوسرے سے بدل ڈالیں اور اس کا ترجمہ اپنے طور پر کریں اور اپنی طرف سے کوئی مضمون نہ ملائیں تو حضرت عیسیٰ کا مقولہ یہ ٹھہرتا ہے۔ "یہ گمان مت کرو کہ میں توریت کے منسوخ کرنے کے لیے آیا ہوں کوئی حرف اور کوئی شوشہ توریت کا منحرف نہیں ہو سکتا جب تک زمین اور آسمان مٹ نہ لیوے اور جو کوئی ذرا سی بات بھی توریت کی موقوف